تعارف و تبصرہ

مارکسزم آر اسلام MARXISM OR ISLAM

پروفیسر مظہرالدین صدیقی۔

پروفیسر مظہرالدین صدیقی کی انگریزی کتاب مارکسزم یا اسلام کا تیسرا ایڈیشن شیخ محمد اشرف نے حال ہی میں شائع کیا ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۱ء میں اور دوسرا ایڈیشن ۱۹۵۴ء میں شائع ہوا تھا۔ کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اب تک اس کے تین ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ یہ کتاب پروفیسر صاحب کے وسیع مطالعے اور گہرے غور و فکر کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے اسلام اور اشتراکیت دونوں کا بہ نظر غائر تحقیقی مطالعہ کیا ہے۔ اس مطالعے میں انہوں نے اسلام یا مارکسزم کے نظریاتی یا تصوراتی پہلوؤں ہی کو نہیں پرکھا ہے۔ بلکہ اس کے عملی پہلوؤں کو بھی دیکھنے کی کوشش کی ہے اس لئے انہوں نے اپنے موضوع کا جائزہ ماضی، حال اور مستقبل کے ساتھ اس کے تعلق کو نظر میں رکھتے ہوئے لینے کی کوشش کی ہے۔

فاضل مصنف نے دو ٹوک الفاظ میں یہ نکتہ واضح کر دیا ہے کہ مستقبل میں انسانیت کا مذہب اسلام اور صرف اسلام ہو گا۔ بشرطیکہ مسلمان اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے اسلام کی اخلاقی تعلیمات اپنے عمل کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کریں اس لئے کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو زندگی کے مادی اور روحانی دونوں پہلوؤں کو تسلیم کرتا ہے اور ان میں سے ہر ایک کو ان کا جائز مقام دیتا ہے جب کہ مارکسزم مادیت کو تو اہمیت دیتا ہے لیکن روحانیت کو یکسر نظر انداز کر دیتا ہے۔ مصنف کا یہ خیال درست ہے کہ موجودہ دور میں مارکسزم اگر کسی نظریے یا نظام کو اپنا حریف سمجھتا ہے تو وہ اسلام ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام اشتراکیت کے مقابلے میں انسانی مسائل کو بطریق احسن و اکمل حل کرتا ہے۔ مصنف کی نظر میں اشتراکیت کا

مقابلہ اس وقت دنیا کا کوئی اور مذہب نہیں کر سکتا حتیٰ کہ اسلام کا روایتی اور رسمی تصور بھی دیگر مذاہب کی طرح اس چیلنج کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے۔ جو لوگ آج کی دنیا کو جانتے ہیں اور ادیان و مذاہب کو بھی سمجھتے ہیں وہ مصنف کے خیالات سے بہرحال اتفاق کریں گے۔

نظریاتی کشمکش کے اس دور میں مصنف نے اس موضوع پر دنیا کے سامنے علمی اور تحقیقی مواد پیش کر کے انسانیت کی ایک بڑی خدمت کی ہے۔ کتاب کل گیارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ کتاب کے ابتدائی آٹھ ابواب مارکسزم کے مختلف پہلوؤں سے بحث کرتے ہیں۔ مثلاً مارکس کا تصور تاریخ، مارکس کا تصور ریاست، مارکسزم اور مابعد الطبیعیات، مارکس کا تصور فطرت، مارکس کا تصور اخلاق، مذہب کا مارکسی نقطۂ نظر، مارکس اور ابدی صداقتیں، مارکس اور تصور قومیت۔ ان ابواب میں مارکس کے فلسفہ تاریخ، نظریہ اخلاق اور جدلیاتی مادیت کا تجزیہ کر کے اس کے کمزور پہلوؤں کو واضح کیا گیا ہے۔ نویں باب میں مارکسزم اور اسلام کی بعض بظاہر مماثل باتوں کا بیان ہے۔ دسویں اور گیارہویں باب میں اسلامی نظریۂ حیات کی اخلاقی بنیادوں اور اسلام کے معاشی نظام کو پیش کیا گیا ہے۔

پروفیسر صاحب نے ایک جگہ سہواً "اطلبوا العلم ولو کان بالصین" کو حدیث کا درجہ دے کر اس سے استشہاد کیا ہے۔ اگرچہ اس کے متعلق عام طور پر مشہور یہی ہے مگر یہ حدیث نہیں حتیٰ کہ موضوعات میں بھی متقدمین میں سے کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔ یہ کسی کا قول ہے اور غالباً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سو سال بعد کی پیداوار ہے۔

دینی مصطلحات کا انگریزی ترجمہ ایک غور طلب مسئلہ ہے۔ مثلاً زکوٰۃ کو POOR TAX کہنا ایک محلِ نظر بات ہے۔ اسلام میں زکوٰۃ کے تصور کو انگریزی میں ترجمہ کر کے منتقل کرنا ممکن ہی نہیں۔ اس لئے بہتر ہے زکوٰۃ اور دیگر دینی اصطلاحات کو بعینہٖ نقل کیا جائے اور حاشیے میں وضاحتی نوٹ لکھ کر اس کی تشریح کر دی جائے۔ زکوٰۃ میں نہ مروجہ ٹیکس کا مفہوم شامل ہے اور نہ ہی مصرفاً اس کا تعلق محض غرباء و مساکین سے ہے کہ اس کو پور ٹیکس کہا جائے۔ یہی حال کم و بیش دیگر اسلامی اصطلاحات کا ہے۔ دینی موضوعات پر انگریزی میں لکھنے والے مسلمان مصنفین کو ترجمے کی بجائے اصل الفاظ ہی استعمال کرنے چاہئیں۔ ترجمے کا طریقہ غلط فہمی کا باعث ہو سکتا ہے۔

کتاب بڑی تقطیع کے تقریباً دو سو صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس کتاب کی سب سے اہم خصوصیت مصنف کا تحلیلی انداز بیان اور زبان کی سادگی و سلاست ہے۔ ایسے اہم موضوع کی توضیح اتنی رواں، عام فہم اور بے تکلف زبان میں پیش کرنا انگریزی زبان پر مصنف کی حاکمانہ قدرت کا کمال ہے۔ یہ بات پروفیسر صاحب جیسا کہنہ مشق مصنف ہی کر سکتا ہے۔ کاغذ و طباعت کی گرانی کو مدنظر رکھتے ہوئے کتاب کی قیمت دس روپے بہت زیادہ نہیں۔ شیخ محمد اشرف کشمیری بازار لاہور سے طلب کی جا سکتی ہے۔

(شرف الدین اصلاحی)

بہاری مسلمان : انور بیگ اعوان

"بہاری مسلمان تاریخ کے آئینے میں" درحقیقت ان بہاری مسلمانوں کی سرگزشت ہے جنہوں نے تحریکِ پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ اور تقسیم کے بعد نقل مکانی کر کے مشرقی پاکستان میں آباد ہو گئے تھے۔ انھوں نے پاکستان کی تعمیر و ترقی میں اپنا مثبت کردار ادا کیا۔ لیکن نیرنگیٔ سیاست کے ہاتھوں وہ اکثر مظالم کا شکار ہوئے۔ بڑے بُرے دن دیکھے۔ کبھی غیروں کے ہاتھ کبھی اپنوں کے ہاتھ۔

اس کتاب کے مصنف پروفیسر انور بیگ اعوان کا صوبہ بہار سے کوئی تعلق نہیں۔ انھوں نے محض دین اور انسانیت کے تقاضوں سے مجبور ہو کر اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ کتاب کل اٹھارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ کتاب کا اصل موضوع اگرچہ ۱۹۳۰ء اور اس کے بعد کا زمانہ ہے مگر مصنف نے زمانۂ قدیم سے بہاری مسلمانوں کی تاریخ کا تحقیقی جائزہ لینے کی بھی کوشش کی ہے اور کافی معلومات مہیا کر دی ہیں۔

کتاب چھوٹی تقطیع کے ۲۲۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ کاغذ سفید۔ طباعت آفسٹ۔ قیمت دس روپے۔ ملنے کا پتا: سید محمد ابو نصر سیکرٹری انجمن التعاون۔ نمبر ۱۔ اسٹریٹ ۲۷۔ جی ۲/۶ اسلام آباد۔

(شرف الدین اصلاحی)